سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط و ترتیب مولانا حافظ سلمان الحق حقانی

اسلام: ایک مکمل ضابطۂ حیات

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم أما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یَمُنُّوۡنَ عَلَیۡکَ اَنۡ اَسۡلَمُوۡا قُلۡ لَّا تَمُنُّوۡا عَلَیَّ اِسۡلَامَکُمۡ بَلِ اللّٰہُ یَمُنُّ عَلَیۡکُمۡ اَنۡ هَدٰىکُمۡ لِلۡاِیۡمَانِ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ (الحجرات: ۱۷)

''یہ لوگ تم پر احسان رکھتے ہیں کہ یہ اسلام لے آئے ہیں، ان سے کہو کہ: مجھ پر اپنے اسلام لانے کا احسان نہ جتلاؤ بلکہ اگر تم واقعی (اپنے دعوے میں سچے ہوں تو یہ اللہ تعالیٰ کا تم پر احسان ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کی ہدایت دی''

عظیم الشان نعمتیں

معزز سامعین! اللہ تعالیٰ کی ہم سب پر بے شمار نعمتیں اور احسانات ہیں جن کا احاطہ کرنا کسی بھی بشر کی بس کی بات نہیں اس لئے تو اللہ تعالیٰ خود ارشاد فرماتا ہے کہ وان تعدوا نعمة الله لا تحصوها اگر تم خداوند عزوجل کی نعمتیں شمار کرنا چاہو تو شمار نہیں کر سکتے، بہر حال رب کریم نے تمام نعمتیں عطا کیں لیکن ان میں سے کسی بھی نعمت کا ذکر اللہ تعالیٰ نے بطور احسان نہیں فرمایا بجز دو نعمتوں کے جو بڑی قیمتی اور عظیم الشان نعمتیں ہیں کہ خود رب کریم ذات ان کا تذکرہ احساناً فرماتے ہیں، وہ دو نعمتیں اسلام اور نبی آخر الزمان ﷺ ہیں، ان دونوں نعمتوں میں سے پہلی نعمت اسلام کے بارے میں کچھ معروضات آج آپ حضرات کی خدمت میں پیش کرنے کی کوشش کروں گا۔

محبوب ترین دین

محترم حضرات! اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب ترین دین دین اسلام ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے ان الدین عنداللہ الاسلام اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ دین اسلام ہی ہے، کوئی بھی دین روز اول سے اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا یہ ایک مکمل اور انسانی فطرت کے عین مطابق دین ہے۔

اسلام غالب آئے گا

لیکن اسکے باوجود آج کل پوری دنیا میں اسلام جیسی اعلیٰ وارفع نعمت کی جو بے قدری کی جا رہی ہے، اسکا اندازہ

ہر کسی کو ہے۔غیر مسلم تو غیر ہیں خود مسلمان قوم نے اس بہترین دین کو جو نقصان پہنچایا اسکا اندازہ لگانا مشکل ہے جس کا جی چاہتا ہے اسلام کا حلیہ بگاڑتے ہیں، اسکے احکامات اور مسائل میں نکتہ چینیاں کرتے ہیں کوئی اس کو ماڈرن بنانے کی کوشش کرتا ہے،تو کوئی اس کو ماڈرن زمانے کے مخالف اور ترقی کی راہ میں رکاوٹ تصور کرتا ہے،لیکن یاد رکھیں ،یہ اسلام جو مکمل ضابطہ حیات اور فرامین خداوندی ہے رب کریم کا وعدہ ہے کہ الاسلام یعلو ولایعلی علیه اسلام پرکوئی بھی نظام غالب نہیں آسکتا ،کوئی طاقت اس میں ردوبدل یا تغیر وتبدل نہیں کرسکتی اور نہ ہی کوئی نادان بدعات ورسومات کو اس دین کے اندر داخل کرسکتا ہے، کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے ،کہ دین اسلام ہی غالب رہے گا،اور لایخلف اللّٰہ المیعاد اللہ وعدہ کے خلاف نہیں کرتا اس طرح حدیث مبارکہ میں ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ اللہ تعالیٰ سو سال گزرنے کے بعد ایک ایسا بندہ پیدا فرماتا ہے جو اس دین کی تجدید فرما کر اس سے تمام اضافی اور خود ساختہ رسم ورواج اور طریقوں کو نکال دیتا ہے۔

مجدد کا مطلب

ان اللّٰہ عزوحل یبعث لھذہ الامة علیٰ رأس کل مأة سنة من یحددلھادینھا

"اللہ تعالیٰ اس امت کے ہر سو سال کے ابتداء پر ایسے بندے پیدا کرے گا ،جو اس کیلئے دین کو نیا اور تازہ کرتے رہیں گے"

اور ضروری نہیں کہ سو سال کے آخر یا اول میں صرف ایک ہی ایسا شخص ہوگا، جو اس دین کی تجدید کرے گا ، بلکہ یہ مجدد ایک سے زیادہ بھی ہوسکتے ہیں،خواہ زمانے کے آخر یا اول یا وسط میں ہو لیکن کبھی کبھی ایک ہی بندے سے دین کے مختلف شعبوں میں اللہ تعالیٰ تجدید کا کام لے رہا ہے،جیسے مجدد الف ثانی حضرت سید احمد سرہندی قدس سرہ العزیز سے اللہ تعالیٰ نے تمام شعبوں میں تجدید دین کا کام لیا یا اس آخری دور میں حضرت اقدس شاہ اشرف تھانویؒ سے اللہ نے تصوف وطریقت تالیف وتصنیف دعوت وارشاد درس وتدریس جیسے اہم شعبوں میں کام لیا یا ہمارے تبلیغی جماعت کے بانی حضرت مولانا الیاسؒ کی شخصیت سے اللہ پاک نے دعوت وتبلیغ کا سلسلہ جاری فرمایا ہے، یہ ایک تجدیدی کارنامہ ہے۔جس سے دین اسلام کو بہت تقویت مل رہی ہے۔

حلاوتِ ایمان

بہر حال عرض کرنے کا مطلب یہ ہے کہ دین اسلام اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے،جسکی جتنی بھی قدر کی جائے کم ہے، جو بندہ مومن اللہ تعالیٰ کی اس نعمت عظمیٰ کے ملنے پر راضی ہوگا،تو اس کو ایمان کی حلاوت نصیب ہوگی ،حضور علیہ السلام کا ارشاد مبارک ہے:

عن عباس ابن عبد المطلب قال قال رسول اللّٰہ ﷺ ذاق طعم الایمان من رضی

بااللّٰہ ربا و باالاسلام دینا وبمحمد ﷺ نبیا ورسولا (مسلم شریف)

”حضرت عباس بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ انہوں نے حضورﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایمان کا مزہ اس شخص نے چکھ لیا جو اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور اسلام کے دین اور محمدﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہوگیا“

اسلام میں پورے داخل ہو جاؤ

آج کل یار لوگوں نے اسلام کو صرف نماز، روزہ زکوٰۃ اور حج تک محدود کر رکھا ہے، جو بندہ نمازی ہے وہ سمجھتا ہے کہ میں پوری طرح اسلام پر عمل پیرا ہوں اسی طرح روزہ رکھنے والے کا خیال ہوتا ہے کہ میں حقیقی معنوں میں مسلمان ہوں زکوٰۃ دینے والا سوچتا ہے، کہ میں نے ہی اسلام کی رسی کو مضبوطی سے تھاما ہے، لیکن بات دراصل یہ نہیں کہ ہم چند عبادتیں ادا کر کے کامل و مکمل مسلمان بن گئے کامل مسلمان تب کوئی بنے گا جب پوری طرح اسلام میں داخل ہوگا، جسطرح اللہ تعالیٰ کا حکم وارشاد ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ كَآفَّةً وَ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ (البقرہ: ۲۰۸)

”اے ایمان والو! اسلام میں پوری طرح داخل ہو جاؤ اور شیطان مردود کی پیروی مت کرو بے شک وہ تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے“

اسوۂ صحابہ

اسلئے جب تک عبادات کو بجالانے کے ساتھ ساتھ ہم اخلاقیات درست کرنے کا اہتمام نہیں کرتے معاملات ٹھیک ٹھاک کرنے کی طرف بھرپور توجہ نہیں دیتے اسوقت تک ہم اور آپ کامل مسلمان نہیں بن سکتے کتابوں میں لکھا ہے، کہ صحابہ کرامؓ جب سرزمین چین میں داخل ہو گئے تو انہوں نے شمشیر چلانے سے کام نہیں لیا نہ کسی کو اسلام قبول کرنے کی باقاعدہ دعوت دی بلکہ انہوں نے معاملات کے میدان میں عملی اور پریکٹیکلی دعوت پیش کی جب وہاں کے باشندوں نے صحابہ کرام کے عدل وانصاف کو دیکھا اور انکے اچھے اخلاق تواضع وانکساری دیکھی تو خود بخود لوگ انکی طرف مائل ہونے لگے، اور آہستہ آہستہ چین میں اسلام کا نور پھیلا، اس وقت چین میں تقریباً تیس لاکھ مسلمان آباد ہیں، یہ سب صحابہ کرام کی اسلام پر عمل کرنے کی برکت ہے۔

مسلمان کی زندگی

محترم دوستو! کوئی بھی پیشہ اپنانے سے پہلے ہر مسلمان کیلئے لازم ہے کہ وہ اس پیشے کے متعلق اسلامی احکامات، مسائل معلوم کرے مثلاً کوئی شخص تجارت کرنا چاہے تو اس پر لازم ہے، کہ تجارت کے متعلق

مسائل سیکھے ،اسی طرح اگر کوئی بندہ زمینداری کرتا ہے تو اس پر لازم ہے کہ اس زمینداری کے مسائل علماء ومفتیان سے معلوم کرے تاکہ وہ اس بارے میں صحیح رہنمائی حاصل کرے بصورت دیگر وہ زمیندار یا تاجر گناہگار ہوگا اکثر زمیندار ہمارے ہاں تشریف لاتے ہیں، اور مسائل کے بارے میں رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ یہ بہت اچھی بات ہے کاش خرید وفروخت کرنے اور تاجر حضرات بھی مسائل پوچھتے تاکہ وہ بھی بے جا اور جھوٹی قسموں سے بچ جاتے دروغ گوئی دھوکا دہی سے نفرت کا اظہار کرتے ،آج کل بائع اور مشتری دونوں ایک دوسرے کو دھوکہ دینے نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں ،ملاوٹ تغشی سے کوئی چیز خالی نہیں، پہلے زمانہ کے مسلمان پوچھ کر مسئلے پر عمل کرتے مگر آج کا مسلمان پہلے عمل کر کے بعد میں کسی عالم یا مفتی سے پوچھتا ہے یہی وجہ ہے، کہ اسلام بہت تیزی سے ہمارے معاشرہ سے نکلتا جارہا ہے ہم غیر کے طریقے اپنانے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔

یورپ میں اسلام

جبکہ یورپی ممالک کے باشندے حلقہ بگوش اسلام ہورہے ہیں،مغربی معاشرے میں بہت تیزی سے اسلام پھیل رہا ہے،ان کی تجزیاتی رپورٹس آرہی ہیں اور یہ خدشہ پیش کررہے ہیں، کہ اگر اسلام اس طرح پھیلتا رہا تو بہت جلد مسلمان اقلیت سے اکثریت میں تبدیل ہوجائیں گے،اور اسلام دنیا کا سب سے زیادہ مقبول ترین مذہب بن جائے گا،اسکی مثال گیند کی سی ہے جتنا زیادہ تیزی سے اسے زمین پر مارا جائے گا،اتنا ہی یہ بلند ہوتا رہے گا،اللہ تعالیٰ نے افغانستان میں نیٹو کی ناکامی کے بعد کفری دنیا کو نئی ریسرچ پر مجبور کردیا ہے،ہمیں بھی اسلامی کتب کا مطالعہ کرنا چاہئے اسلام کا ایک سنہری دور گذرا ہے، جسمیں عدل وانصاف مساوات اور برابری عروج پر تھی امن امان کا دور دورہ تھا جنگل میں بھیڑ بکریاں ساتھ کھاتے پیتے تھے۔

خلافتِ عمر بن عبدالعزیز

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے دورخلافت میں کسی گلہ بان کی ریوڑ میں بھیڑیا گھس کر بکری کو پکڑا، وہ گلہ بان کہنے لگا،شاید آج مسلمانوں کا عادل حکمران اس دنیا سے چلے گئے اس لئے تو میری بکری کو بھیڑیا نے کاٹ دیا ہے، جب پتہ چلا تو اسی دن عمر بن عبدالعزیز انتقال کر گئے تھے۔

عدلِ فاروقی کی برکت

محترم دوستو! ہمارے مشائخ نے لکھا ہے کہ عمرو بن العاصؓ جب مصر کے گورنر تھے تو اس وقت قحط سالی کیوجہ سے دریائے نیل کا پانی کم ہونے لگا،لوگوں نے آکر حضرت عمرو بن العاصؓ سے فرمایا ہمارا قومی دستور ہے، کہ جب بھی دریائے نیل کا پانی خشک ہونے لگتا ہے، ہم کسی حسین وجمیل لڑکی کے والدین کو خطیر

رقم کے عوض راضی کرکے اس کو دریا برد کردیتے ہیں، یوں دریائے نیل کا پانی بلند ہونا شروع ہوجاتا ہے، حضرت عمر بن العاص ؓ یہ سن کر بہت رنجیدہ خاطر ہوئے اور خلیفۃ المسلمین حضرت عمرؓ کی خدمت میں خط لکھ کر بھیجا۔ حضرت عمرؓ نے خط پڑھ کر گورنر مصر کی طرف حکم نامہ بھیجا کہ خبردار اس بیہودہ رسم کو اب ختم کردو، آپ کو پتہ ہے کہ الاسلام یھدم ماکان قبلہ اسلام دور جاہلیت کی رسوم کو مٹاتا ہے، اور دریائے نیل کے نام ایک رقعہ روانہ کردیا کہ اسکو دریا میں پھینک دو اس رقعہ میں لکھا:

امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب ؓ کی طرف سے دریائے نیل کے نام!

اگر تو اپنے مرضی سے چلتا ہے تو تیری مرضی جو چاہو کرلو اور اگر تو اللہ وحدہ لاشریک لہ کی مرضی سے چلتا ہے تو چلنا شروع کردو رقعہ دریائے نیل میں ڈالنا تھا کہ ۱۶ گز دریائے نیل اوپر کو آگیا۔

آج بھی چودہ سو سال گزر گئے دریائے نیل میں پانی کی کمی کی شکایت نہیں آئی یہ تھی اسلام کی برکت کہ دریا بھی تابع فرمان ہوئے اور ہوائیں بھی تابعدار، جنگلی جانور بھی مطیع۔

غلامِ رسول کا جنگل میں بادشاہت

حضرت سفینہؓ نام تو آپ نے سنا ہوگا قافلے کے پیچھے جارہے تھے تاکہ اگر کسی کا کوئی سامان گر پڑا ہوتا، وہ کندوں پر اٹھا کر لے جاتے بڑے بڑے بوجھ پیٹھ پر کشتی کی طرح لادتے اسی لئے تو سفینہ (کشتی) کے نام سے مشہور ہوئے، ایک دن کسی جزیرہ میں قافلے والوں سے رہ گئے راستہ بھول گیا، قافلہ بہت آگے چلا گیا جنگل میں ایک شیر نکل کر دھاڑنے لگا، آپؓ نے فرمایا خبردار میں سفینہ رسول اللہ ﷺ کا غلام ہوں راستہ بھول چکا ہوں، شیر سنتے ہی دم ہلائی اور راستہ بتانے کی خاطر آگے آگے جارہے ہیں تاکہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل جائے لہذا وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل گئے۔

یہ تھی اسلام کی برکت کہ کائنات کی ہر چیز مسلمان کی تابع تھی اور کوئی بھی چیز نافرمانی کی جرأت نہیں کرسکتی تھی، لیکن آج ہمارا کیا حال ہے؟ زمین اور آسمان، بحر و بر اور کائنات کی ہر چیز مخالف ہے اسکی وجہ صرف اور صرف یہ ہے، کہ ہم رب کے مخالف ہوگئے ہمارے تمام کام رب کی نافرمانی پر مبنی ہیں، اگر آج بھی ہم حقیقی معنوں میں مسلمان ہوگئے اور اپنے ایمان کی قدر و منزلت کو پہچان لیا تو یہ تمام مخلوق ہماری تابع اور ہم کامیاب زندگی بسر کرنے والے ہونگے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح طریقے سے دین اسلام کو اپنانے اور اس کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق عطاء فرمائے آمین